سوال

صحیح اور ضعیف حدیث میں علماء کے اختلاف میں عام مسلمان کیا کرے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

یث کے صحیح یا ضعیف ہونے میں اختلاف اور فقہی مسائل میں علماء کے اختلاف میں اہل علم کے ہاں کوئی فرق نہیں؛اس لیے کہ حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینا اجتھاد کے تابع ہے ، اور اس سلسلہ میں علم رجال اور طرق حدیث کے متعلق علماء کرام ایک دوسرے سے فرق رکھتے ہیں کسی کے پاس اس کا علم ک

نات ہر ایک راوی کے حالات اور حدیث کے طرق سے واقف ہوجاتا ہے ، لیکن راوی کے حالات میں راجح کے متعلق اجتھاد کرتے ہوئے حدیث کو صحیح اور ضعیف میں ترجیح دیتے وقت ان میں اختلاف ہوجاتا ہے ، اور اسی طرح طرق حدیث کا شذوذ اور علت سے خالی ہونے میں ترجیح کے اعتبار سے بھی اختلاو

م ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اہل علم میں سے آئمہ رجال کا رجال کے ضعف میں اختلاف ہے.جس طرح ان کا باقی علم میں اختلاف ہے "

ں(756/5)ترمذی کے آخر میں علل ترمذی میں یہ کلام درج ہے .

رعلماء کرام کے اختلاف کے اسباب بیان کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

سرا سبب :

ہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا اعتقاد رکھنا جس میں ہوسکتا ہے دوسرے کی مخالفت ہو، قطع نظر دوسرے طریق کے ، چاہے وہ صحیح ہو یا کوئی دوسرا عالم دین ، یا جو یہ کہتا ہے کہ ہر مجتھد صحیح اجتھاد کرتا ہے تو اس طرح دونوں ہی صحیح ہوں؛اور یہ کئی ایک اسباب کی بنا پر ہوسکتا ہے.جس میں سے ایک سبب یہ بھی

ں کرنے والا یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ ان میں سے ایک ضعیف ہے؛اور دوسرا اسے ثقہ سمجھتا ہو، علم رجال کی معرفت ایک وسیع علم ہے؛پھر بعض اوقات جرح کے اسباب پر مطلع ہونے کی بنا پر اسے ضعیف کہنے والا بعض اوقات درست ہوسکتا ہے ، اور بعض اوقات غیر جارح سبب کا علم ہونے کی بنا پر کوئی دوسر

ت وسیع ہے ، علم رجال کے علماء اور رجال کے احوال اجماع میں سے ہے ، اور اس میں اختلاف بالکل اسی طرح ہے.جس طرح باقی علوم میں اہل علم کا اختلاف ہے .

سبب یہ بھی ہے : یہ اعتقاد ہو کہ حدیث بیان کرنے والے نے اس سے حدیث سنی ہی نہیں جس سے وہ بیان کررہا ہے ، لیکن اس کے علاوہ دوسرے کا اعتقاد ہو کہ اس نے واجب کرنے والے معروف اسباب کی بنا پر وہ حدیث سنی ہے .

حدیث بیان کرنے والے کے دو حال ہوں ، ایک تو استقامت والا حال ، اور دوسرا اضطراب والا حال ، مثلا : اسے اختلاط ہوگیا ہو یا پھر اس کی کتب جل گئی ہوں ، اس طرح اس نے استقامت یعنی صحیح حالت میں جو احادیث بیان کی ہیں وہ صحیح ہیں ، اور جو احادیث اس نے اضطراب کی حالت میں بیان کیں وہ ضعی

ل ہے کہ : حدیث بیان کرنے والا وہ حدیث بھول چکا ہو اور بعد میں اسے یاد نہ آئے ، یا پھر وہ اس حدیث سے ہی انکار کردے کہ اس نے بیان کی تھی اور اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ علت ترک حدیث کو واجب کرتی ہے ، لیکن دوسرا یہ رائے رکھتا ہو کہ اس سے استدلال کرنا صحیح ہے ، یہ مسئلہ معروف ہے...... اس .

ں(242-240/20)مختصر.

م :

ث کو صحیح اور ضعیف قرار دینے میں اہل علم کے اختلاف میں مسلمان کا موقف کیا ہونا چاہیے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ : اس میں وہی موقف ہے گا جو بذاتہ فقہی اختلاف کے وقت ہوتا ہے ، اگر تو وہ ان کے اقوال کے درمیان ترجیح دینے کی اہلیت رکھتا ہو تو دونوں حکموں میں سے جو صحیح دیکھتا ہو اسے راجح ق

ہ اس کی ترجیح کو لے جسے وہ زیادہ دین والا اور اس سلسلہ میں زیادہ علم والا دیکھتا ہو، وہ اس دھوکہ میں نہ رہے کہ وہ اصولی ہے یا فقیہ یا مفسر ہے ، بلکہ تصحیح اور تضعیف کے متعلق اس فن میں ماہر علماء کا مقلد بنے اور ان کے فیصلے کو مانے ، یعنی فن حدیث کے علماء کے فیصلے پر چلے .

تقلید کرنے میں جو نتائج مرتب ہوں اس میں کوئی حرج نہیں اگر اس کے نزدیک وہ حدیث صحیح ہو اور اس میں وہ تقلید کررہا ہو اور وہ فقہی حکم ضمن میں لے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے ، اور اگر حدیث ضعیف ہو تو اس پر عمل نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں .

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ملماء کرام فتوی میں اختلاف کریں ، یا جو وہ تقاریر اور دروس سنتا ہے مثلا اس میں اختلاف ہو تو وہ اس کی پیروی کرے جسے وہ اقرب الی الصواب اور زیادہ عالم اور دین میں زیادہ سمجھتا ہو"

بر(46)سوال نمبر(1136).

واللہ اعلم.